اکتوبر 98

# علماء کرام، امور سلطنت اور زمانہ

"بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ ایک جماعت علماء کی دنیا کے حالات اور واقعات سے بھی باخبر ہو۔ اس کو معلوم ہو کہ جس سلطنت میں وہ بسر کرتی ہے اس کے اصول سلطنت کیا ہیں، اس کو سلطنت سے کس قسم کا تعلق ہے، مسلمانوں کی دنیوی حالت کیا ہے، ان کو کیا ضرورتیں درپیش ہیں، سلطنت کے انتظامات میں جو تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں ان سے مسلمانوں کی حالت پر کیا اثر پڑتا ہے؟ ملک میں علماء کا جو اثر کم ہوتا جا رہا ہے، اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ خیال عام طور پر پھیلتا جا رہا ہے کہ علماء حجروں میں معتکف ہیں اور ان کو دنیا کے حال سے بالکل خبر نہیں اس لیے دنیاوی معاملات میں ان کی ہدایت اور ان کا ارشاد بالکل ناقابل التفات ہے۔ بے شبہ جو علماء دنیا سے بالکل ہاتھ دھو بیٹھے ہیں اور ان کو کثرت عبادت اور ذکر وفکر کی وجہ سے اپنے زن وفرزند کی ضروریات کی طرف بھی توجہ نہیں، اصحاب صفہ سے ان کو تشبیہ دی جا سکتی ہے لیکن یہ ظاہر ہے کہ کل صحابہ کرامؓ اصحاب صفہ نہیں تھے اور نہ ہو سکتے تھے۔ بے شبہ اصحاب صفہ کے مشابہ ایک گروہ قوم میں موجود رہنا چاہئے لیکن اس کے ساتھ نہایت ضرور ہے کہ ایک جماعت کثیر ایسی بھی موجود ہو جو واقفیت واطلاع، انتظام وتدبیر، حزم ومصلحت اندیشی میں حضرت عمرؓ، عمرو بن العاصؓ، خالد بن الولیدؓ، ابو عبیدہ امینؓ کے نقش قدم پر ہو۔"

"ایک اور دقت اس میں ہمارے علماء کے لیے یہ ہے کہ زمانہ کے حالات پر ان کی نظر نہیں۔ دنیا کے معاملات سے اکثر ناواقف، ان کی پیچیدگیوں کا سلجھانا دشوار۔ جب فقہاء تصریح کرتے ہیں کہ زمانہ کے بدل جانے سے احکام بھی بدل جاتے ہیں تو ضروری ہوا کہ مفتی زمانہ کی حالت سے بھی واقف ہو اور اس طرح جب تک معاملات سے واقف نہ ہوگا اور اس کی پیچیدگیوں پر مطلع نہ ہوگا تو صحیح جواب کیوں کر دے گا؟ یہاں پر محکمہ افتاء کی ضرورت دوسرے طور سے ثابت ہوتی ہے کیونکہ بغیر اس کی خاص توجہ کے یہ مرحلہ طے نہ ہوگا اور بنظر ہماری حالت کے غیر ممکن ہے۔ ہمارے علماء کو ادھر توجہ ہی نہیں کہ زمانہ کی حالت اور اس کی موجود اشیاء کو دریافت کریں۔ جب یہ حالت ہے تو انصاف کرنا چاہئے کہ دین کی حیثیت سے اس محکمہ کی کیسی ضرورت ہے؟"

(مولانا سید محمد علی مونگیریؒ ۔ بحوالہ "سیرت مولانا محمد علی مونگیریؒ" از سید محمد الحسنیؒ)